بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر چوبیس گھنٹے نشر ہونے والے نئے ٹی وی چینل ’’ایم ٹی اے گھانا‘‘ کا بابرکت افتتاح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 ر جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے حضرت علی سے سوال کیا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے؟ حضرت علی نے فرمایا ہاں۔ حضرت حسن نے پھر سوال کیا کہ کیا آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی محبت ہے؟ حضرت علی نے کہا ہاں۔ حضرت حسن نے کہا تب تو آپ ایک رنگ میں شرک کے مرتکب ہوئے۔ شرک اسی کو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اسکی محبت میں کسی اور کو شریک بنا لیا جائے۔ حضرت علی نے فرمایا حسن میں شرک کا مرتکب نہیں ہوں میں بیشک تجھ سے محبت کرتا ہوں لیکن جب تیری محبت خدا تعالیٰ کی محبت سے ٹکرا جائے تو میں فوراً تیری محبت کو چھوڑ دوں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کو جب کوئی بڑی مصیبت پیش آتی تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے: یَا کٓھٰیٰعٓصٓ اِغۡفِرۡلِی۔ یعنی اے کاف ھاء یاء عین صاد مجھے معاف فرما دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاف سے مُراد اللہ تعالیٰ کی صفت کافی ہے ھا قائمقام صفت ہادی کا ہے اور عین قائمقام صفت عالم یا علیم کی ہے اور ص قائمقام صفت صادق کی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اَے اللہ تو کافی ہے تو ہادی ہے تو علیم ہے اور تو صادق ہے۔ تیری اِن تمام صفات کا واسطہ ہے کہ مجھے بخش دے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ مفسرین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ اپنے ایک نوکر کو آواز دی مگر وہ نہ بولا آپ نے بار بار آواز دی مگر پھر بھی اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لڑکا اتفاقاً آپ کو سامنے نظر آ گیا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ مالک تجھے کیا ہو گیا کہ میں نے تجھے اتنی بار بلایا مگر تو پھر نہیں بولا۔ اس نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ مجھے آپ کی نرمی کا یقین تھا اور آپ کی سزا سے میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہوں اس لئے میں نے

آپ کی بات کا جواب نہ دیا۔ حضرت علی کو اس لڑکے کا یہ جواب پسند آیا آپ نے اسے آزاد کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا: اب کوئی دنیادار ہوتا تو شاید اسے سزا دیتا کہ تو میری نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے لیکن آپ نے اس کو انعام سے نوازا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی نے کھانے پر بلایا۔ بعض صحابہ بھی مدعو تھے جن میں حضرت علی بھی شامل تھے۔ حضرت علی کی عمر نسبتاً چھوٹی تھی اس لئے بعض صحابہ کو آپ سے مذاق سوجھی وہ کھجوریں کھاتے جاتے تھے اور گٹھلیاں حضرت علی کے سامنے رکھتے جاتے تھے۔ پھر صحابہ نے مذاقاً حضرت علی سے کہا تم نے ساری کھجوریں کھالی ہیں یہ دیکھو ساری گٹھلیاں تمہارے آگے پڑی ہیں۔ حضرت علی کی طبیعت میں چڑچڑا پن ہوتا تو آپ صحابہ سے لڑ پڑتے اور کہتے کہ آپ مجھ پر الزام لگاتے ہیں یا مجھ پر بدظنی کرتے ہیں۔ حضرت علی سمجھ گئے کہ یہ مذاق ہے جو ان سے کیا گیا ہے اب میری یہ خوبی ہے کہ میں بھی اس کا جواب مذاق میں دوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا آپ سب تو گٹھلیاں بھی کھا گئے ہیں لیکن میں گٹھلیاں رکھتا رہا ہوں۔ صحابہ پر یہ مذاق الٹ پڑا۔

قرآن کریم میں حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مشورہ لو تو پہلے صدقہ دے لیا کرو۔ جب یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ رقم بطور صدقہ پیش کر کے عرض کیا کہ میں کچھ مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے الگ جا کر حضرت علی سے باتیں کیں۔ کسی صحابی نے حضرت علی سے دریافت کیا کہ کیا بات تھی جس کے متعلق آپ نے مشورہ لیا۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ کوئی خاص بات تو مشورہ طلب نہ تھی مگر میں نے چاہا کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل ہو جائے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

حضرت علی نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا یقیناً نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مجھ سے عہد تھا کہ مجھ سے صرف مؤمن محبت رکھے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔ حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ تمہاری مثال حضرت عیسیٰ کی سی ہے جن سے یہودیوں نے اتنا بغض کیا کہ ان کی والدہ پر بہتان باندھ دیا اور عیسائی لوگ آپ کی محبت یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی محبت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے آپ کو وہ مقام دے دیا جو کہ ان کا مقام نہ تھا پھر حضرت علی نے فرمایا خبردار میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے ایک وہ جو محبت میں غلو کر کے مجھے وہ مقام دیں گے جو کہ میرا مقام نہیں ہے اور دوسرے وہ لوگ جو مجھ سے بغض رکھیں گے اور میری دشمنی میں مجھ پر بہتان باندھیں گے۔ حضرت علی کے پاس جب بھی فَے کا مال آتا تو آپ وہ سارے کا سارا تقسیم کر دیتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اَے دُنیا جا میرے علاوہ کسی اور کو جا کر دھوکہ دے۔ نہ تو خود لیتے اور نہ کسی گہرے دوست یا عزیز کو اس میں سے کچھ دیتے۔ آپ گورنری اور عہدہ وغیرہ صرف دیانت دار اور امین لوگوں کو دیتے۔

روای بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ ایک کوڑا تھامے ہوئے بازار میں چل رہے تھے اور لوگوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے

سچی بات کہنے عمدگی سے خرید وفروخت کرنے اور ماپ تول اور وزن کو پورا کرنے کی تلقین فرمارہے تھے۔ [1]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں اور ایک گروہ خوارج کا میرے خلاف میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں کہ یَا عَلِي دَعْهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَزِرَاعَتَهُمْ۔ یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے۔

ایک دفعہ امیر معاویہ نے ضرار سودائی سے کہا کہ مجھے حضرت علی کے اوصاف بتاؤ۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین مجھے اس سے معاف فرمائیں۔ امیر معاویہ نے کہا تمہیں بتانا پڑے گا۔ ضرار نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر سنیں۔ خدا کی قسم حضرت علی بلند حوصلہ اور مضبوط قویٰ کے مالک تھے۔ فیصلہ کن بات کہتے اور عدل سے فیصلہ کرتے تھے۔ آپ علم و معرفت کا بہتا چشمہ تھے اور آپ کی بات بات سے حکمت ٹپکتی تھی۔ آپ دنیا اور اس کی رونقوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کی تنہائی سے انس رکھتے تھے۔ آپ بہت رونے والے اور بہت غور وفکر کرنے والے انسان تھے۔ آپ مختصر لباس اور نہایت سادہ کھانا پسند کرتے تھے۔ آپ ہمارے درمیان ہمارے جیسے ایک عام شخص کی طرح رہتے تھے۔ ہم سوال کرتے تو آپ جواب دیتے اور کسی واقعہ کی بابت دریافت کرتے تو اس کے بارے میں بتاتے۔ خدا کی قسم باوجودیکہ ہمارا ان سے اور ان کا ہم سے محبت اور قرب کا بڑا تعلق تھا مگر ہم ان کے رعب کی وجہ سے ان سے کم کم بات کرتے تھے۔ وہ دیندار لوگوں کی تعظیم کرتے اور مساکین کو اپنے قرب میں جگہ دیتے تھے۔ کوئی طاقتور شخص یہ طمع نہیں رکھ سکتا تھا کہ وہ اپنی جھوٹی بات آپ سے منوالے گا اور کوئی کمزور شخص آپ کے عدل و انصاف سے مایوس نہ ہوتا تھا۔ خدا کی قسم بعض موقعوں پر میں نے دیکھا کہ جب رات ڈھل جاتی اور ستارے ماند پڑ جاتے تو آپ داڑھی پکڑ کر ایسے تڑپتے جیسے سانپ کا ڈسا ہوا شخص تڑپتا ہے اور سخت غمگین شخص کی طرح روتے اور کہتے اے دنیا جا تو میرے سوا کسی اور کو جا کر دھوکہ دے۔ کیا تو میرے منہ لگتی ہے اور مجھے بن سنور کر دکھاتی ہے۔ تو جو چاہتی ہے وہ کبھی نہیں ہوگا کبھی نہیں ہوگا۔ میں تو تمہیں تین طلاقیں دے چکا جن کے بعد کوئی رجوع نہیں ہوتا کیونکہ تیری عمر تھوڑی ہے اور تو بے وقعت ہے۔ آہ زادراہ کم ہے اور سفر لمبا اور راستہ وہشت ناک ہے۔ یہ سن کر امیر معاویہ رو پڑے اور کہا اللہ ابوالحسن پر رحم کرے خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے۔ اے ضرار علی کی وفات پر تمہیں کیسا غم ہوا۔ ضرار نے کہا اس عورت کے غم جیسا جس کے بچے کو اس کی گود میں ہی ذبح کر دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ حضرت علی متلاشیان حق کی امیدگاہ اور سخیوں کا بے مثال نمونہ اور بندگان خدا کیلئے حجۃ اللہ تھے نیز اپنے زمانے کے لوگوں میں بہترین انسان اور ملکوں کو روشن کرنے کیلئے اللہ کے نور تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقویٰ شعار پاک باطن اور اُن لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمن کے ہاں سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں اور آپ قوم کے برگزیدہ اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ خدائے غالب کے شیر تھے۔ خدائے مہربان کے جواں مرد سخی پاک دل تھے آپ ایسے منفرد بہادر تھے جو میدان جنگ میں اپنی جگہ نہیں چھوڑتے خواہ ان کے مقابلے میں دشمنوں کی ایک فوج ہو۔ آپ نے ساری عمر تنگدستی میں بسر کی اور نوع انسانی کے مقام زہد کی انتہا تک پہنچے۔ آپ نہایت

شیریں بیان اور فصیح اللسان بھی تھے آپ کا بیان دلوں کی گہرائی میں اتر جاتا اور اس سے ذہنوں کے زنگ صاف ہو جاتے اور برہان کے نور سے اس کا چہرہ دمک جاتا۔ آپ لاچاروں کی غمخواریوں کی جانب ترغیب دلاتے اور قناعت کرنے والوں اور خستہ حالوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیتے۔ آپ کو قرآنی دقائق کے ادراک میں ایک عجیب فہم عطا کیا گیا تھا۔ میں نے عالم بیداری میں نہیں دیکھا ہے اور میں نے آپ کو خَلق میں متناسب اور خُلق میں پختہ اور متواضع منکسر المزاج تاباں اور منور پایا اور یہ کشف بیداری کے کشفوں میں سے تھا۔ مجھے حضرت علی اور حضرت حسین کے ساتھ ایک لطیف مناسبت ہے اور اس مناسبت کی حقیقت کو مشرق و مغرب کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور میں حضرت علی اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے عداوت رکھے اس سے میں عداوت رکھتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں اب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ختم ہوتا ہے انشاء اللہ آئندہ آگے شروع ہوگا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ: اِن شاء اللہ نمازوں کے بعد میں ایک نیا ٹی وی چینل لانچ کروں گا جو چوبیس گھنٹے براڈ کاسٹ ہوگا ایم۔ٹی۔اے گھانا کے نام سے۔ یہ گھانا میں ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر چوبیس گھنٹے نشر ہونے والا نیا ملکی ٹی وی چینل ہوگا۔ جو سیٹلائٹ ڈش کے بغیر ایک عام ایریئل کے ذریعہ دیکھا جاسکے گا۔ انشاء اللہ جیسا کہ میں نے کہا جمعہ کے بعد نمازوں کے بعد میں افتتاح کروں گا اس کا۔

حضور انور نے پاکستان اور الجزائر کے اسیران کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کریں خاص طور پر اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ پاکستان کے عمومی حالات کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں کو وہاں سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے مخالفین احمدیت کو عقل اور سمجھ دے اگر نہیں ہے تو پھر جو بھی اللہ تعالیٰ نے ان سے سلوک کرنا ہے وہ کرے اور جلد ہم ان سے نجات پانے والے بنیں۔ ......☆......☆......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 15th - JANUARY - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB